Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱؎

یوم سہ شنبہ ۸ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۲۵ اخاء ۱۳۳۴ ہش - ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ اکتوبر - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

"طبیعت اچھی ہے اور کل جیسی ہی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع سیالکوٹ کی بے لوث خدمات پر محترم ڈاکٹر خان صاحب کی طرف سے خوشنودی کا اظہار

آنریبل وزیر اعلیٰ کی خدمت میں رپورٹ پیش ہونے پر ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے خدمات کا اعتراف

ریلیف کمیٹی کی طرف سے ضلع بھر میں امدادی مساعی پوری سرگرمی کے ساتھ جاری ہیں

مورخہ ۲۲ اکتوبر کو جب مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ آنریبل ڈاکٹر خان صاحب نے ضلع سیالکوٹ کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ تو اس موقعہ پر احمدیہ ریلیف کمیٹی کی طرف سے آپ کی خدمت میں احمدیہ ریلیف کمیٹی کی خدمات کے متعلق ایک رپورٹ پیش کی گئی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے ان بے لوث خدمات کا اعتراف کیا۔ چنانچہ محترم ڈاکٹر خان صاحب نے ان پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ کھمبرانوالہ کے ریلیف سنٹر میں آنریبل وزیر اعلیٰ کی تشریف آوری اور معائنہ کے متعلق احمدیہ ریلیف کمیٹی کے سکرٹری کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

سیالکوٹ ۲۲ اکتوبر (بذریعہ تار) مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے کل کھمبرانوالہ ریلیف سنٹر کا معائنہ کیا وہاں احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع سیالکوٹ کے سکرٹری کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایک خط پیش کیا گیا۔ ضلع سیالکوٹ میں سیلاب کی وجہ سے جان مال کو جو نقصان پہونچا ہے خط میں اس کی تفصیل بیان کرنے کے بعد وزیر اعلیٰ سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ ازراہ نوازش اس ضلع کے سیلاب زدگان کے مصائب کے ازالہ کی طرف خاص توجہ دیں۔ احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع بھر میں ریلیف کا جو کام کر رہی ہے۔ خط میں مختصر طور پر اس کا بھی ذکر کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے احمدیہ ریلیف کمیٹی کی امدادی سرگرمیوں کا اعتراف کیا۔ چنانچہ ڈاکٹر خان صاحب نے بھی ان امدادی سرگرمیوں پر انتہائی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ احمدیہ ریلیف کمیٹی کی طرف سے ضلع بھر میں امدادی مساعی پوری سرگرمی کے ساتھ جاری ہیں۔

سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلے میں امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل کا — قابل تقلید نمونہ —

— از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب انچارج احمدیہ ریلیف کیمپ شیخوپورہ —

مکرم چوہدری منظور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل نے اپنے اثر و رسوخ کے ماتحت نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ اہالیان چک چہور مغلاں سے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مندرجہ ذیل سامان اکٹھا کر کے بھجوایا ہے — لحاف ۴۲ عدد۔ توشک ۴۴ عدد۔ کھیس ۱۸ عدد۔ چادر ۴ عدد۔ کمبل ۲ عدد۔ قمیص ۴۰ عدد۔ شلوار ۴۰ عدد۔ میں مکرم چوہدری صاحب کی اس کوشش کا از حد ممنون ہوں۔ اور جماعت کے دیگر مخیر احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنی اپنی جماعت سے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے پارچات۔ بستر اور نقد روپیہ وصول کر کے جلد سے جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ سردی کا موسم قریب سے قریب آ رہا ہے اس لئے سیلاب زدہ لوگوں کی فوری امداد کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ احباب جلد اپنے غریب بھائیوں کی امداد کی طرف توجہ فرمائیں گے۔

اخبار ربوہ

ربوہ ۲۴ اکتوبر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی معہ بیگم صاحبہ علاج کی غرض سے کل دو بجے بعد دوپہر لاہور تشریف لے گئے احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوح اور محترمہ بیگم صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین

— ربوہ ۲۴ اکتوبر - مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر رئیس التبلیغ امریکہ مشن جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں یورپ سے تشریف لائے تھے مرکز سلسلہ میں چند روز قیام کرنے کے بعد امریکہ واپس جانے کے لئے مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء ربوہ سے بذریعہ بس لاہور روانہ ہوئے۔ اہالیان ربوہ نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر آپ کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ احباب کرام بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہونچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

— مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس گزشتہ کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ شوگر کی تکلیف کے علاوہ گزشتہ چار پانچ ماہ سے آپ کے گھٹنوں میں درد اور بواسیر کی بھی شکایت ہے۔ احباب کرام آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج مبلغ سیرالیون کے متعلق اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ سیرالیون میں بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ اسی طرح مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے اطلاع دی ہے۔ کہ مبلغ انڈونیشیا مکرم مولوی امام الدین صاحب گزشتہ کئی ہفتہ سے بیمار ہیں۔ انہیں درد گردہ اور ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ احباب کرام ان ہر دو مبلغین کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صوبہ مغربی پاکستان معرض وجود میں آ چکا ہے۔ اور جماعتی صوبائی نظام اس کے مطابق تبدیل کیا جا رہا ہے۔ جسکا بعد میں اعلان کیا جائیگا۔

(غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی، اے، ایل - ایل - بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء

قیادت کا طلسم

جناب نسیم صاحب حجازی ایک مشہور ناول نویس ہیں۔ اور ان کے ناول اکثر اسلامی تاریخ کے متعلق ہوتے ہیں۔ جو لٹریچر کی اس بے راہ روی کے زمانہ میں بسا غنیمت ہیں۔ آپ کی نگرانی میں راولپنڈی سے ایک روزانہ اخبار "کوہستان" نامی بھی نکلتا ہے۔ جس کے ایڈیٹر جناب ابوصالح صاحب اصلاحی ہیں جو مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کے فرزند ہیں۔ وہی مولانا امین احسن صاحب جو مودودی صاحب کی معذوری میں جماعت اسلامی کے امیر بنتے ہیں۔ اس لئے جماعت اسلامی کے دوسرے ترجمانوں کی طرح کوہستان بھی "احمدیت" کی مخالفت معاندانہ اور اکثر تمسخرانہ انداز میں کرتا رہتا ہے۔ اور اس طرح یہ پرچہ بھی اچھا خاصا فرقہ دارانہ پرچہ بن گیا ہوا ہے۔

الفضل میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک رؤیا اور خطبہ شائع ہوا ہے۔ "کوہستان" کے مدیر محترم نے دونوں پر اسی طرح تمسخر اڑایا ہے۔ جس طرح قدیم سے رواج چلا آیا ہے۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں بار بار آتا ہے۔ اس کے متعلق تو خیر ہمیں زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ کوہستان کے مدیر محترم نے ایک دو ایسے انکشافات بھی فرمائے ہیں۔ جن کا ذکر ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ خطبہ جمعہ آپ پڑھ ڈالیے۔ پھر آپ کو اندازہ ہو جائے گا۔ کہ قادیانی مذہب ایک دینی تحریک نہیں۔ ایک سیاسی مذہب ہے۔ اور کس طرح مرزا صاحب اپنے جمعہ کے خطبوں کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

یہ خطبے ایک ایسے سیاستدان کے وعظ معلوم ہوتے ہیں۔ جسے احساس ہے۔ کہ اس کی قیادت کا طلسم ٹوٹ رہا ہے۔ اور وہ اپنے پیروکاروں کو اپنی پائے قیادت سے باندھے رکھنے کے لئے انہیں بھول بھلیوں میں رکھنا چاہتا ہے۔"

(روزنامہ کوہستان مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

یعنی اول یہ کہ قادیانیت (احمدیت) ایک مذہبی تحریک نہیں بلکہ ایک سیاسی تحریک ہے۔ دوم یہ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ ایک سیاسی لیڈر ہیں۔ اور ان کے یہ خطبے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ان کی قیادت کا طلسم ٹوٹ رہا ہے۔ اور وہ اپنے متبعین کو اپنے ساتھ جوڑے رکھنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔

پہلے قیاس کے متعلق کہ "احمدیت" مذہبی نہیں بلکہ سیاسی تحریک ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مدیر محترم کے ذہن میں دراصل اسلامی جماعت تھی۔ لیکن خیال کی افراتفری میں جماعت احمدیہ پر چسپاں کر دیا ہے۔ کیونکہ جماعت اسلامی تو مسلمہ طور پر ایک سیاسی جماعت ہے۔ اور ایک فی صدی بھی مذہبی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت اسلامی میں گھرے رہنے کی وجہ سے مدیر محترم کسی خالص مذہبی جماعت کا تصور بھی نہیں جما سکتے۔ اور وہ مودودی صاحب کی ایجاد کردہ "سیاسی اسلام" کی عینک ہی سے دیکھ سکتے ہیں۔ اس لیے ان کو ہر تحریک خواہ وہ کتنی ہی خالص مذہبی کیوں نہ ہو۔ سیاسی ہی نظر آتی ہے۔

باقی رہا دوسرا قیاس کہ امام جماعت احمدیہ کی قیادت کا طلسم ٹوٹ رہا ہے۔ تو دراصل یہ بھی مودودی صاحب کی قیادت ہی کے حشر کا نقشہ ہے۔ کجا یہ کہ مودودی صاحب علمائے کرام کی روحِ رواں بنے ہوئے تھے۔ اور بخیال خود ان کی قیادت فرما رہے تھے۔ کہ یکدم فسادات پنجاب کی برق گری اور ان کی قیادت کا سارا طلسم چکنا چور ہو گیا۔ اور اب یہ عالم ہے۔ کہ اِدھر اُدھر کے لوگوں سے دستخط کروا کر خود اپنے لکھے ہوئے بیانات شائع کئے جا رہے ہیں۔ کہ کسی طرح پھر وہی رسوخ نصیب ہو جائے۔ مگر جیسا کہ خود "کوہستان" نے حدیث نبویؐ کو برسرِ عنوان لکھ رکھا ہے۔

"مسلمان ایک سوراخ سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا۔"

مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی تمام جائز و ناجائز کوششیں ناکام ثابت ہو رہی ہیں۔ مدیر محترم کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد اسلامی جماعت کی طرح دو جونوں میں تقسیم نہیں ہیں۔ ان میں ارکان، متفقین اور ہمدردوں کا امتیاز نہیں ہے۔ بلکہ وہ سب ایک ہی حبل متین سے علیٰ وجہ البصیرت بندھے ہوئے ہیں۔ اپنے امام سے ان کا تعلق ویسا نہیں ہے۔ جیسا کہ سیاسی لیڈروں کے ساتھ ان کے ہمنواؤں کا ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ جماعت اسلامی کے متوسلین کا اپنے لیڈر مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے ساتھ ہے۔ اپنے امام سے جماعت احمدیہ کے افراد کے تعلق کی جڑیں روحانیت کی گہرائیوں میں پہنچی ہوئی ہیں۔ امام جماعت احمدیہ اس معنی میں لیڈر نہیں۔ جس معنی میں مودودی صاحب لیڈر ہیں۔ یا دیگر دنیاوی جماعتوں کے لیڈر ہیں۔ اور نہ احمدی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو لیڈر کہتے ہیں۔ بلکہ وہ خلیفۃ المسیح ہیں۔ اسی لئے ان کی قیادت کے طلسم کے ٹوٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مگر یہ باتیں کوہستان کے ایڈیٹر صاحب کی سمجھ میں کس طرح آ سکتی ہیں۔ جو محض انیسویں صدی کی فرسودہ مغربی نیچریت کے تازہ وارد ابن الوقت ہوا سے دل میں کبھی ابھی ابھی داخل ہوئے ہیں۔

یک نہ شد دو شد

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے ایک اور ترجمان روزنامہ "اعلان" نے جو لائل پور سے شائع ہوتا ہے۔ اسی رؤیا پر خامہ فرسائی فرمائی ہے چنانچہ لکھتا ہے:۔

"میرزا بشیر الدین محمود صاحب نے خواب میں ایک چکر کھانے والی روشنی دیکھی۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہ اللہ کا نور تھا۔ اس روشنی کے بعد مرزا صاحب کو ایک دروازہ نظر آیا۔ جس میں پھاٹک نہیں لگا تھا۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرے دل میں خیال گزرا کہ جو شخص اس دروازے میں کھڑا ہو جائے۔ اور یہ چکر کھانے والی روشنی یعنی اللہ کا نور اس پر پڑے۔ تو خدا کا نور اس کے ذرہ ذرہ میں سرایت کر جائے۔ تب میں نے دیکھا۔ کہ میرا لڑکا ناصر احمد اسی دروازے کی دہلیز پر کھڑا ہو گیا۔ اور وہ چکر کھانے والا نور گھومتا ہوا دروازے کی طرف مڑا۔ اور اس میں سے تیز روشنی گزر کر ناصر احمد کے جسم میں گھس گئی۔ اس کے بعد ناصر احمد وہاں سے اتر آیا۔ اور منور احمد نے اسی طرف بڑھنا شروع کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بھی جا رہے تھے مختصر یہ کہ وہ چکر کھانے والی روشنی ان دونوں کے جسم میں گھس گئی۔ اور مرزا صاحب نے اطمینان کا سانس لیا۔ کہ اللہ کے نور نے مرزا صاحب کے دونوں بیٹوں کو اپنے چکر میں لے لیا۔ [illegible] ظفر اللہ خاں کو بھی وہیں کھینچ لیا۔

خدا کا شکر ہے۔ کہ اس چکر کھانے والی روشنی میں مرزا صاحب کے صاحبزادوں اور ظفر اللہ خاں کے سوا کوئی مسلمان نہیں آیا۔ ورنہ آنکھیں کھلتے ہی اپنے آپ کو تاریکی ہی تاریکی میں دیکھتے۔ اور پھر شاید عمر بھر روشنیٔ ایمان کو ترستے رہتے۔

جناب مرزا غلام احمدؐ صاحب کی نبوت کاذبہ کی پوری عمارت اسی قسم کے مہمل خوابوں اور فضول پیشگوئیوں پر تعمیر ہوئی ہے۔ اب اگر مرزا بشیر الدین محمود احمدؐ صاحب بھی ایسے خواب دیکھنے لگے ہیں۔ تو کوئی تعجب نہیں۔

امتِ مرزا ہے ہی خوابوں کی دنیا جسے بیداری اور صداقت سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ وہ اپنی گمرہی کی تسکین خوابوں میں تلاش کرتی رہی ہے۔ اور کرتی رہے گی۔ یہاں تک ایک روز وہ خود خواب ہو جائے گی۔ اور اس کی تعبیر ڈھونڈے سے بھی کسی کو نہ ملے گی۔ مرزا صاحب اگر اپنے کسی اصولی مخالف کی بات بھی سن لینے کو تیار ہوتے۔ تو ہم ان سے کہتے۔ کہ خدا کے لئے ان خوابوں پر بھروسہ نہ کیجئے۔ اور نبوت کاذبہ کے چکر میں پڑ کر اپنی آخرت تباہ نہ کیجیے۔ اس قسم کے خوابوں میں ابلیس لعین نے معلوم نہیں کتنوں کو فریب دئے ہیں اور دے رہا ہے۔"

(روزنامہ اعلان لائل پور مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

ہم نے الفضل مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں رویاء کی اہمیت پر ایک اداریہ لکھا ہے۔ اور قرآن کریم کی آیات دے کر بتایا ہے کہ رویاء کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ علم عطا کرتا ہے۔ اب یہ لوگ ہیں کہ قرآن کی حکومت قرآن کی حکومت کی رٹ لگائے چلے جاتے ہیں۔ کوئی ان بھلے آدمیوں سے پوچھے۔ قرآن کریم کبھی کھول کر پڑھا بھی ہے؟ پھر یہ لوگ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بھی بڑے داعی ہیں۔ اور احادیث کو بھی واجب العمل مانتے ہیں۔ لیکن ان کی نظر سے کبھی یہ حدیث شاید نہیں گزری کہ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات یعنی اب نبوت میں سے صرف مبشرات ہی باقی رہ گئے ہیں۔

ہم ان دوستوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ یا تو پورے اسلام پر ایمان لائیں۔ ورنہ قرآن و حدیث کے ذکر سے

(باقی صفحہ ۷ پر)

جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۵۴ء کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے خطاب

اشاعت لٹریچر کے متعلق ہدایات اور چندہ مساجد کی تحریک

— قسط چہارم —

= فرمودہ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۵۴ء =

صیغہ زود نویسی اس تقریر کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نظر ثانی نہیں فرما سکے

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل)

اب میں جماعت کو اشاعت لٹریچر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس سال کچھ نئی کتابیں اور لٹریچر شائع ہوا ہے۔ جن میں سے ایک کتاب مسئلہ ختم نبوت پر قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے لکھی ہے۔ میں نے اب تو یہ کتاب نہیں دیکھی لیکن جب انہوں نے یہ مضمون لکھنے کا ارادہ کیا تھا۔ تو وہ اس کے ہیڈنگ بنا کر میرے پاس لائے تھے۔ اور مجھ سے انہوں نے مشورہ کیا تھا۔ میرا اثر یہی ہے۔ کہ یہ کتاب اچھی اور اس زمانہ کے لحاظ سے مفید ہو سکتی ہے۔ میں نے ان کو سمجھایا تھا۔ کہ ہمارے ہاں پہلے جو طریق رہا ہے۔ کہ بعض بے احتیاطیوں کی وجہ سے لوگوں کو خواہ مخواہ ٹھوکر لگی اس سے آپ کو بچنا چاہیئے۔ جب صداقت پہلے بھی آپ لوگ پیش کرتے تھے۔ اور اب بھی پیش کرتے ہیں۔ تو کیوں نہ ایسے الفاظ میں اس کو پیش کیا جائے۔ جو دوسروں کے لئے تکلیف دہ نہ ہوں۔ یا کم سے کم ان کو پیچھے پھرانے والے نہ ہوں۔

دوسری کتاب حیات بقاپوری ہے اس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض فتاوے بھی جمع کئے ہیں۔ نہ معلوم وہ ہیں جن میں وہ بھی اس وقت بیٹھے ہوئے تھے یا ان کو پسند تھے۔ کہ انہوں نے لکھ لئے لیکن اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض خیالات اور آپ کے افکار بعض مسائل کے متعلق نہایت اعلیٰ درجہ کے لکھے گئے ہیں۔ بلکہ ایک حوالہ تو ایسا ہے۔ جس کی ہم کو تلاش رہی۔ اور پہلے ہم کو نہیں ملا۔ اس میں ہمیں مل گیا۔ یہ بھی اچھی دلچسپ کتاب ہے۔ اسی طرح مرکز میں کتب کی اشاعت کے لئے دو کمپنیاں بنائی گئی ہیں۔ ایک غیر اردو کتب کی اشاعت کے لئے اور ایک اردو کتب کی اشاعت کے لئے یا یہ کہہ لو کہ ایک پاکستانی اور ہندوستانی علاقوں کے لٹریچر کی اشاعت کے لئے اور ایک غیر پاکستانی اور غیر ہندوستانی لٹریچر کی اشاعت کے لئے۔

جو کمپنی انگریزی اور دوسری غیر زبانوں کا لٹریچر تیار کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس کی طرف سے مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں دوستوں کو توجہ دلاؤں کہ اس کے دو لاکھ روپے کے حصے ابھی قابل فروخت ہیں۔ بیس بیس روپیہ کا حصہ ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ دس ہزار حصہ ابھی قابل فروخت ہے۔ لیکن ایک وقت میں صرف پانچ روپے دینے پڑتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ دوستوں کو تحریک کی جائے۔ کہ جن کو توفیق ہو وہ اس میں حصہ لیں۔ تاکہ لٹریچر کی اشاعت زیادہ سے زیادہ کی جا سکے۔ اس وقت تک ان کی طرف سے ڈچ ترجمۂ قرآن اور جرمن ترجمۃ القرآن شائع ہو چکا ہے۔ اور انگریزی ترجمۃ القرآن کل مجھے ملا ہے۔ (اس موقعہ پر حضور نے انگریزی ترجمۃ القرآن کی کاپی لوگوں کو دکھائی۔ اور فرمایا) یہ ابھی مکمل نہیں ہے۔ انہوں نے اس کی جلد بندی صرف جلسہ کے لوگوں کو دکھانے کے لئے کر دی ہے۔ ورنہ اس میں ابھی دیباچہ شامل ہونا ہے۔ پریس والوں نے کہا ہے۔ کہ ان دنوں ہمیں کرسمس کا کام ہے۔ ہم اس وقت نہیں چھاپ سکتے۔ دو تین مہینہ کے بعد چھاپیں گے۔ اس لئے انہوں نے یہ شکل آپ لوگوں کو دکھانے کے لئے بھیجدی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ کئی لوگ ساری جلدوں میں قرآن شریف نہیں خرید سکتے۔ اور پڑھ بھی نہیں سکتے۔ اس لئے یہ ترجمہ انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ اور انگریزی جاننے والے ملکوں میں مثلاً انگلینڈ اور امریکہ اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ وغیرہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے اعلیٰ درجہ کی تبلیغ ہو سکے گی۔

اس کے علاوہ وہ اور بھی لٹریچر شائع کرنا چاہتے ہیں۔ مگر میں نے ان کو روکا ہوا ہے۔ کہ جب تک سارے حصے فروخت نہیں ہو جاتے۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا اگر حصے بک جائیں۔ تو وہ یہاں پریس جاری کر سکتے ہیں۔ پریس انہوں نے خریدا ہوا ہے۔ لیکن اس کے لگانے کے لئے بھی دس بارہ ہزار روپیہ کا سامان چاہیئے۔ اور پندرہ سولہ ہزار مکان نے بھی لینا ہے۔ میں نے انہیں کہا ہے۔ کہ میں قرض نہیں لینے دوں گا۔ حصے بیچو۔ اور روپیہ لگاؤ۔ اس لئے انہوں نے مجھ سے یہی خواہش کی ہے۔ کہ "جو بولے وہی کنڈا کھولے"۔ آپ نے کہا ہے قرض نہیں لینا حصے بیچکر رقم پوری کرو۔ تو اب حصے بکوائیے۔ بہر حال انہوں نے مجھ سے خواہش کی ہے۔ کہ میں اس کی تحریک کروں۔

اسی طرح دوسری کمپنی جو اردو لٹریچر کے لئے قائم ہوئی ہے۔ انہوں نے بھی اس سال بہت سی کتابیں شائع کی ہیں۔ ایک تو "نبیوں کا سردار" رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات ہیں۔ دراصل میری کتاب "دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی" میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جو لائف تھی اس کا یہ اردو ترجمہ ہے۔ اور اس کا نام انہوں نے "نبیوں کا سردار" رکھا ہے۔ یہ ۳۲۰ صفحہ کی کتاب ہے۔

"الشرکۃ الاسلامیہ" والے کہتے ہیں۔ کہ لگے ہاتھوں ہمارا بھی ذکر کر دیا جائے ۸۰ ہزار کے حصے ہمارے بھی قابل فروخت ہیں۔ جو دوست لے سکیں۔ انہیں لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ ثواب کا ثواب ہے۔ اور خدا تعالیٰ چاہے اور نفع آ جائے۔ تو اس طرح بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔

اسی طرح "الشرکۃ الاسلامیہ" نے اس سال "اسلامی اصول کی فلاسفی" "سیر روحانی" "مسئلہ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ" رسالہ حج اور رسالہ معیار شناخت انبیاء یہ چھ کتابیں شائع کی ہیں۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" مدت سے نہیں مل رہی تھی۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ یہ کتاب بڑی مبارک ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا لوگوں کے دلوں پر بڑا اچھا اثر ہوتا ہے۔

"سیر روحانی" میری تقریروں کا مجموعہ ہے۔ ایک حصہ اس کا پہلے شائع ہوا تھا۔ جس میں میری پہلی تقریر تھی۔ اب تک گیارہ عنوانات پر تقریریں ہو چکی ہیں۔ بہر حال جو پہلی تقریر تھی وہ تو شائع ہو گئی تھی۔ لیکن اب میں نے فیصلہ کیا۔ کہ الگ الگ تقریریں شائع کرنا ٹھیک نہیں۔ تین جلدوں میں سب مضمون شائع کر دیا جائے۔ سو اس جلد میں میری پہلی تقریر کو شامل کر کے جو الگ شائع ہو چکی تھی۔ دو سال کی تقریریں مزید اس کے شامل کر دی گئی ہیں۔ اور اب یہ جلد ۳۲۷ صفحہ کی ہو گئی ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ اس کی دوسری جلد شائع کر دی جائے گی۔ مصالحہ سب موجود ہے۔ پھر جب یہ تقریریں ختم ہو جائیں گی۔ تو تیسری جلد شائع ہو جائے گی۔

"مسئلہ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ" وہ بیان ہے جو انکوائری کمیشن کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ اور ان کے کہنے پر سوالات کا جواب لکھا گیا تھا۔ مگر عجیب بات ہے غلط فہمیاں ہوتی ہیں۔ تو اس طرح ہوتی ہیں۔ ہائیکورٹ نے جن سوالوں کا جواب مانگا تھا۔ جب وہ ریویو میں چھپا۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے ان کو نوٹس آیا کہ تم نے ایسا مضمون چھاپ دیا ہے۔ جس سے بڑے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ آئندہ اس سے احتیاط کرو۔ حالانکہ یہ نوٹس ہائیکورٹ کو جانا چاہیئے تھا۔ اور یا پھر فیڈرل کورٹ کو یہ نوٹس جانا چاہیئے تھا جس میں آجکل وہ جج صاحب چیف جج ہیں۔ جو انکوائری کمیشن کے بھی صدر تھے۔ یہ کس طرح

ہو سکتا تھا کہ عدالت سوال کرتی اور ہماری جماعت جواب نہ دیتی۔

پس یہ کتابیں ہیں جن کی طرف میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ ان کے علاوہ کچھ کتابیں سید محمد سعید صاحب سلیم نے شائع کی ہیں۔ ان میں سے بھی بعض ایسی ہیں۔ جو اصل میں سلسلہ کی طرف سے لکھوائی گئی ہیں۔ بہرحال وہ کتابیں یہ ہیں۔

قادیانی مسئلہ کا جواب۔ مودودی صاحب کے بیان پر صدر انجمن احمدیہ کا تبصرہ (یہ بھی ہائیکورٹ کے کہنے پر لکھا گیا) محاسن کلام محمود اور مسلمان عورت کی بلند شان وہ کہتے ہیں کہ ان کے متعلق بھی دوستوں کو تحریک کی جائے۔ یہ جو "محاسن کلام محمود" کتاب ہے۔ اس پر مجھے اسلئے خوشی ہے کہ ہماری جماعت کے ایک نوجوان ادیب نے اسے لکھا ہے۔ لوگوں میں عادت ہوتی ہے۔ کہ جب وہ ذرا آگے بڑھنا شروع کرتے ہیں تو ان کو خیال ہوتا ہے کہ کوئی ایسی بات نہ کہیں جس سے اس حلقہ میں ہماری بدنامی ہو جائے مگر اس نوجوان کی ہمت ہے کہ اس نے شاعری کا شوق رکھتے ہوئے یہ کتاب لکھ دی اور وہ نہیں ڈرا کہ دوسرے شاعر جن کی مجلسوں میں میں جاتا ہوں۔ وہ مجھے کیا کہیں گے۔ یوں میرے دل میں خود خیال آیا کرتا تھا کہ میرے اکثر شعر درحقیقت کسی آیت کا ترجمہ ہوتے ہیں یا کسی حدیث کا ترجمہ ہوتے ہیں یا کسی فلسفیانہ اعتراض کا جواب ہوتے ہیں۔ لیکن لوگ عام طور پر اگر صرف وزن میں ترنم پایا جاتا ہے اور موسیقی پائی جاتی ہے۔ تو سن کر واہ واہ کر دیتے ہیں۔ مجھے کئی دفعہ خیال آتا تھا کہ لوگ سمجھنے کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس طرف توجہ کرے تو شاید یہ زیادہ مفید ہو سکے۔ چنانچہ اس نوجوان نے یہ پہلی کوشش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ اور کوشش کرنے والے کوشش کرینگے یا انہی کو توفیق مل جائے گی۔ اور یا پھر اور رنگ پیدا ہو جائیں گے۔

درحقیقت اگر دیکھا جائے تو میرے اشعار میں سے ایک کافی حصہ بلکہ میں سمجھتا ہوں ایک چوتھائی یا ایک ثلث حصہ ایسا نکلیگا۔ جو درحقیقت قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر ہے۔ یا حدیثوں کی تفسیر ہے۔ لیکن ان میں بھی لفظ بہت مختصر استعمال ہوئے ہیں۔ ورنہ شعر نہیں بنتا۔ شعر کے چند لفظوں میں ایک بڑے مضمون کو بیان کرنا آسان نہیں ہوتا یا اسی طرح کئی تصوف کی باتیں ہیں۔ جن کو ایک چھوٹے سے نکتہ میں حل کیا گیا ہے۔ مثلاً اس نوجوان نے بھی ایک شعر اس میں درج کیا ہے۔ اور اسکو اس شکل میں پیش کیا ہے کہ دیکھو یہ بڑا اونچا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ تصوف کا یہ ایک پرانا سوال ہے۔ کہ خلق عالم کس طرح ہوا اس سوال کا جواب اس شعر میں دیا گیا ہے۔ جو درحقیقت ایک فلسفیانہ بات کا جواب ہے کہ اصل میں ہمارے نزدیک خلقِ عالم کا ذریعہ یہ ہے۔ اگر اس کو کوئی زیادہ غور کے ساتھ دیکھے تو اسے پتہ لگ سکتا ہے۔ بے شک انسان جب محبت کی دھن میں ہوتا ہے تو اس میں کئی خیالات عام جذباتی بھی آجاتے ہیں لیکن کچھ ایسے بھی خیالات ہوتے ہیں جن میں فلسفہ یا حکمت بیان کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔

مردوں کے ذمہ کی مساجد

میں نے عورتوں کے حصہ کی مسجد کے متعلق ابھی توجہ دلائی تھی کہ اس مسجد کے لئے اب تک رقم جمع نہیں ہوئی۔ لیکن مردوں کے ذمہ جو مسجد لگائی گئی ہے یا بہت سی مساجد لگائی ہوئی ہیں۔ ان کی حالت اس سے بھی بدتر ہے۔ عورتوں کی مسجد کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے۔ اور اس کو بھجوائی بھی ہے۔ اس کی بھی قریباً ایک تہائی رقم جمع ہے۔ لیکن مرد بیچارے ایسے کم ہمت ثابت ہوئے ہیں کہ ان کی طرف سے ابھی زمین کی قیمت بھی ادا نہیں ہوئی۔ حالانکہ میں نے اس کے لئے نہایت آسان راہیں بتائی تھیں۔ لیکن تعجب ہے کہ ان پر عمل نہیں ہوا

ان آسان راہوں کے متعلق ہمارا یہ اندازہ تھا کہ اسی ہزار سے ایک لاکھ روپیہ تک سالانہ جمع ہو سکتا ہے لیکن مجھے رپورٹ یہ کی گئی ہے کہ کل چودہ ہزار روپیہ سال میں چندہ آیا ہے۔

میں نے بتایا تھا کہ جس کی مثلاً شادی ہو وہ اس خوشی میں کچھ نہ کچھ رقم مسجد فنڈ میں بھی دے دیا کرے۔ ہماری جماعت دو تین لاکھ کی ہے اور ہزار دو ہزار کی شادی ہوتی رہتی ہے۔ پس وہ جو سو دو سو پانچ سو ہزار دو ہزار پانچ ہزار روپیہ شادی پر خرچ کرتا ہے۔ اگر پانچ دس بیس پچاس روپیہ تک مساجد کے لئے بھی اس وقت دے دے تو کونسی بات ہے۔ فرض کرو اگر شادی ہو اور پانچ روپیہ اوسط لگا لو کسی نے ایک روپیہ دیا کسی نے دو دے کسی نے بیس یا پچاس بھی دے۔ لیکن اوسط پانچ روپے رکھو۔ تو پانچ ہزار تو شادیوں کا آ جاتا ہے۔ اسی طرح میں نے کہا تھا کہ جب بچے پیدا ہوتے ہیں تو تم تھوڑا بہت تو خرچ کرتے ہو۔ اگر مسجد کے لئے کچھ دیدیا کرو تو یہ بھی خدا تعالیٰ کے حضور تمہاری اولاد کے لئے برکت کا موجب ہو جائے گا۔

فرض کرو اگر ہمارے ہاں سال میں دو ہزار یا تین ہزار بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اور دو روپے اوسط آتی ہے تو پانچ ہزار یہ بھی ہو جاتا ہے۔ گویا دس ہزار تو صرف شادیوں اور بچوں سے ہو جاتا ہے۔

پھر میں نے یہ کہا تھا کہ جس کسی شخص کی ترقی ہو۔ وہ پہلے مہینہ کی ترقی دے دیا کرے۔ ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دو تین ہزار ملازم ہیں۔ اور ان کی اوسط تنخواہ میرے نزدیک تین چار سو روپیہ ہوتی ہے۔ اور ہر سال انہیں ترقی ملتی ہے۔ اگر ان میں سے آدھوں کی ترقی بھی فرض کر لی جائے۔ کیونکہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جیسے فوجی ملازم ہیں کہ ان کی سالانہ ترقی نہیں ہوتی کچھ وقفے کے بعد ہوتی ہے۔ بہرحال اگر ہزار آدمی بھی سمجھ لیا جائے۔ تو بارہ چودہ پندرہ یا بیس روپیہ ان کی ترقی کی اوسط نکل آئے گی۔ اگر پندرہ روپیہ بھی ترقی کی اوسط رکھی جائے تو پندرہ ہزار تو یہ آ جاتا ہے۔ پچیس ہزار ہو گئے

پھر میں نے یہ کہا تھا کہ ڈاکٹر اور وکیل بلکہ خود ڈاکٹروں اور وکیلوں کے مشورہ سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا، اپنی سابق آمد کی تعیین کر کے ہر سال اس میں جو زیادتی ہو اس زیادتی کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیا کریں۔ اسی طرح بجٹ کے سال کے پہلے مہینہ یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی ہر سال ادا کیا کریں۔ یہ بھی کوئی ایسا بوجھ نہیں جو لوگوں کے لئے مشکل ہو۔ میرے نزدیک کئی ہزار کی رقم اس طرح نکل سکتی ہے۔

اسی طرح ایک یہ تجویز تھی کہ جو چھوٹے تاجر ہیں۔ وہ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مسجد فنڈ میں دیدیا کریں۔ اور جو بڑے تاجر ہیں۔ وہ ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا منافع دے دیا کریں۔

پھر زمینداروں کے متعلق یہ تھا کہ جو دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک ہیں وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جو دس ایکڑ سے زیادہ زمین کے مالک ہیں۔ خواہ بارانی ہو یا نہری وہ دو آنے فی ایکڑ کے حساب سے دیدیا کریں۔ یہ بھی کوئی ایسا چندہ نہیں ہے۔ جو کسی زمیندار پر دوبھر ہو۔ مثلاً اگر دو آنے مقرر ہیں اور ۱۲۵ ایکڑ یعنی ایک مربع اسکے پاس ہے۔ تو مربع والے کے لئے تین روپے مسجد کے لئے چندہ دینا کوئی بڑی بات نہیں۔

پھر پیشہ وروں کے لئے یہ قاعدہ تھا کہ وہ ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو یا مہینہ کا کوئی دن مقرر کر کے اس دن جو انہیں مزدوری مل جائے اس کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیدیا کریں۔

بہرحال یہ سارے کے سارے ذرائع آمدن ایسے تھے جو کسی پر بوجھ نہیں بنتے تھے۔ اور آمدن اسی ہزار یا لاکھ کے قریب بنتی ہے۔ لیکن ہوئی چودہ ہزار ہے اور اس چودہ ہزار میں سے دو تین ہزار ایسے بھی نکلیں گے جنہوں نے اپنے اخلاص میں اپنی طاقت سے بہت زیادہ دے دیا ہے۔ اصل چندہ جو قاعدہ کے مطابق دیکھا جائے گا۔ وہ دس گیارہ ہزار نکلیگا۔ یعنی متوقع آمد کا دسواں حصہ۔ گویا یہ چندہ ایسا ہے جو جماعت میں سے ⅑ حصہ نے ادا کیا ہے ⅞ نے ادا نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ابھی ہمیں امریکہ سے مشن ہاؤس والوں نے لکھا کہ ہمارے مشن ہاؤس کے ساتھ ایک زمین ہے۔ جس میں اچھے پیمانہ پر مسجد بنائی جا سکتی ہے۔ یہ زمین اگر اس دفعہ لے لی جائے۔ تو سات ہزار ڈالر میں حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ مالک کو ضرورت ہے۔ اور وہ سستا دینے کو تیار ہے۔ لیکن ہم نے مجبوراً ان کو یہی لکھا کہ ہمارے پاس تو روپیہ ہی نہیں ہم کہاں سے دیں۔ اب اس کے نتیجہ میں یا تو سابق جگہ میں بہت چھوٹا سا کمرہ مسجد کا بنے گا یا پھر انہیں کوئی نئی زمین مسجد کے لئے خریدنی پڑے گی۔ اور نئی جگہ پر انتظام کرنا پڑے گا۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

سیالکوٹ، لائلپور اور شیخوپورہ کے اضلاع میں مجالس خدام الاحمدیہ کی بے لوث امدادی مساعی

متعلقہ حکام کو سیالکوٹ میں خدام نے تین کوالیفائڈ ڈاکٹروں کی خدمات پیش کردیں جو طبی سنٹروں کے انچارج کے طور پر کام کر رہے ہیں

لائل پور دیہات میں خدام نے اپنے خرچ پر ۱۲۳ کنوؤں میں جراثیم کش دوائی ڈالی۔ شیخوپورہ کے دیہات میں خدام نے ۲۹ مردہ جانور زمین میں دفن کئے

پنجاب کے سیلاب زدہ اضلاع میں مجالس خدام الاحمدیہ کے جفاکش خدام مصیبت زدگان کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے اور ان کی مشکلات کو دور کرنے میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ضلع سیالکوٹ میں وسیع پیمانے پر کھانے پینے کی اشیاء، کپڑے اور ادویہ وغیرہ تقسیم کرنے کے علاوہ وہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ نے سرکاری حکام کے مطالبہ پر تین کوالیفائڈ ڈاکٹروں کی خدمات ان کے سپرد کردی ہیں۔ چنانچہ وہ حکومت کی زیر ہدایت طبی مراکز کے انچارج کی حیثیت سے خدمات بجا لانے میں مصروف ہیں۔ ادھر لائل پور کے دیہات میں خدام نے کھانا اور ادویہ کی تقسیم کے علاوہ ریلیف افسران کی زیر ہدایت اپنے خرچ پر ساٹھ میل کا فاصلہ پیدل چل کر ۱۲۳ کنوؤں میں جراثیم کش دوائی ڈالی تاکہ ان کا پانی پینے سے اس علاقے میں کسی قسم کی بیماری نہ پھیل سکے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی امدادی پارٹیاں بھی شیخوپورہ کے دیہات میں بڑی تندہی سے امدادی خدمات سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔ وہ ضلع کے ہیلتھ افسران کے مطالبہ پر اب تک ۲۹ مردہ مویشی زمین میں دبا چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی طرف سے دور دراز کی دیہی بستیوں میں اشیائے خوردنی اور ادویہ کی تقسیم کا سلسلہ بھی بدستور جاری ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے امدادی کیمپوں کی طرف سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کے خلاصے درج ذیل ہیں:۔

سیالکوٹ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء

ہمارے تین ڈاکٹر صاحبان کو جن میں سے دو ربوہ سے آئے تھے۔ مقامی حکام نے مختلف سنٹروں کا انچارج بنا کر روانہ کردیا ہے۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کو دربار کرتارپور تحصیل شکرگڑھ۔ ڈاکٹر لال دین صاحب آف کوٹلی لوہاراں کو بجوانی تحصیل ناروال اور ڈاکٹر محمد ظہور صاحب کو سمبڑیال تحصیل ڈسکہ میں متعین کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد احسان صاحب نے گدیاں سنٹر کے متعلق لکھا ہے۔ کہ اس علاقہ میں سخت تباہی ہوئی ہے۔ اور دوسرے علاقوں کی نسبت بیماری بھی زیادہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے ۱۵۰ بیماروں کا علاج کیا۔ ان کی رپورٹ کے ملنے پر امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ آج خود اس علاقہ میں راشن وغیرہ تقسیم کرانے روانہ ہوگئے ہیں۔

احمدیہ ریلیف کمیٹی نے ایک مستعد نوجوان کو کوٹ نیناں تحصیل شکرگڑھ ریلیف کا کام کرنے کا جائزہ لینے بھیجا ہے۔ کیونکہ وہاں پہنچنے کا کوئی راستہ ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا تھا۔ خدام تو خدا کے فضل سے ہر جگہ پیدل پہنچ جاتے ہیں۔ مگر راشن۔ پارچات اور دیگر امدادی سامان کا پہنچانا اس ضلع میں بڑی مشکل پیدا کر رہا ہے۔

لائل پور ۱۲ تا ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء

خدام الاحمدیہ لائل پور سیلاب زدگان کی امداد کے لئے پوری طرح سرگرم عمل ہے۔ جونہی لائل پور کے خدام کو پتہ چلا کہ سیلاب کا پانی ان کے ضلع میں داخل ہوگیا ہے۔ فوراً ریلیف کے کام کا آغاز کردیا گیا۔ ضلع کے مختلف مقامات کا دورہ کرکے کمالیہ کو فلڈ ریلیف کیمپ کے لئے منتخب کیا گیا۔ حکام کی زیر ہدایت ہمارا کیمپ کمالیہ سے ۲½ میل پرے لگوا دیا گیا۔

خدام نے چک ۳۵/گ۔ب میں بھنے ہوئے چنے اور دوائیاں تقسیم کیں۔ نیز اردگرد کے گاؤں میں ادویہ تقسیم کی گئیں۔ ۱۲/۱۰/۵۵ کو خدام کو فلڈ افسر صاحب کی ہدایت کے مطابق ریسٹ ہاؤس میں کیمپ لگانے کا حکم ہوا۔ وہاں کیمپ قائم کردیا گیا۔ مورخہ ۱۴/۱۰/۵۵ کو نائب امیر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نے قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور کے ہمراہ کیمپ کا معائنہ کیا۔ اس دن پرنسپل صاحب نشتر میڈیکل کالج ملتان اور D.H.O ضلع لائل پور اور چوہدری محمد نواز چیمہ اسد انسپکٹر پولیس علاقہ کمالیہ کے درمیان فلڈ سے متاثرہ علاقہ میں طبی امداد کے موضوع پر ایک میٹنگ ہوئی۔ اس میٹنگ میں مکرمی نائب امیر صاحب۔ قائد ضلع اور ملک بشیر احمد صاحب کو بھی شرکت کا موقعہ ملا۔ میٹنگ میں یہ طے پایا۔ کہ سب سے پہلے کمالیہ کے اردگرد کے دیہات کے کنوؤں کو پوٹاسیم پرمنگنیٹ کے ذریعہ جلد از جلد صاف کیا جاوے۔ تاکہ وہ لوگ جو پانی کے کم ہوتے ہی اپنے گاؤں میں جا رہے ہیں۔ پانی کے استعمال کی وجہ سے بیمار نہ ہوجائیں۔ چونکہ ابھی تک وہاں دوائی نہ پہنچی تھی۔ اس لئے خدام نے مناسب سمجھا۔ کہ دوائی خود خرید کر یہ کام فوراً شروع کردیا جائے۔ فوراً اسی روز ۲۰ پونڈ دوائی خرید کر خدام نے حسب ہدایت دو دن کے اندر اندر ۶۰ میل فاصلہ پیدل طے کرکے ۸۴ کنوؤں میں پوٹاسیم پرمنگنیٹ ڈالی۔ خدام کو بعض گاؤں میں پہنچنے کے لئے کئی کئی میل پانی میں چلنا پڑا۔ جن گاؤں میں دوائی ڈالی گئی۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔ ممدانہ خورد۔ چک غلام حسین۔ دریانہ۔ چک عظمت شاہ۔ چک قادر بخش۔ چک جونیاں۔ چک عظیم شاہ۔ باگو آنہ۔ پریم ستی۔ چک ۲۲/گ۔ب۔ چک ۱۲/گ۔ب۔ چک ۲۵/گ۔ب۔

خدام کی دوسری پارٹی جس میں ایک ڈسپنسر بھی ہے۔ فلڈ آفیسر صاحب کی ہدایت کے مطابق مقررہ چوک جاتی ہے۔ اب تک خدام کی طرف سے ۱۰۰۰ سے زائد مریضوں کو مفت دوائی دی جا چکی ہے۔ ان میں سے ۵۰۰ مریضوں کو کونین کے ٹیکے لگائے گئے۔ خدام کی پارٹیاں بدل بدل کر کیمپ میں بھجوائی جارہی ہیں۔ تاکہ تھکے ہوئے خدام آرام کرلیں۔ اور تازہ دم خدام پوری تندہی سے کام کریں۔ اس وقت ۷ خدام ٹمیپٹ پور چک ۶۹/R-B کے ۹ خدام لائل پور شہر کے اور ایک گوکھووال کے کام کو نہایت مستعدی سے سرانجام دے رہے ہیں۔

آج صبح مزید دوائی کیمپ میں بھجوائی گئی ہے۔ تاکہ دیہات کے باقی کنوئیں جو پانی میں غرقاب تھے اور اب آہستہ آہستہ ننگے ہو رہے ہیں۔ صاف کردیئے جائیں۔ امیر ضلع مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ عنقریب کیمپ کے معائنہ کیلئے کمالیہ تشریف لے جارہے ہیں۔ خدام اب تک قریباً ۵۰۰ روپے کی ادویہ سیلاب زدگان میں مفت تقسیم کرچکے ہیں۔

لائل پور ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء

آج پھر خدام نے ۲۵ میل کا سفر پیدل طے کرکے چک ۱۶۱ و چک ۱۶۲ کے مزید ۳۶ کنوؤں میں جراثیم کش دوائی ڈالی۔ خدام کو ۵ میل تین سے چار فٹ پانی میں چلنا پڑا۔

خدام الاحمدیہ کیمپ کے شعبہ طبی امداد میں اس وقت ایک کوالیفائڈ ڈسپنسر۔ ایک کوالیفائڈ سینیٹری انسپکٹر۔ اور ایک کوالیفائڈ ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔

شیخوپورہ کیمپ نمبر ۱ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء

ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسر صاحب کی درخواست پر خدام کی ایک پارٹی نے لاہور جانے والی سڑک پر ½۱ میل کے اندر اندر ۸ عدد مردہ اور گلے سڑے مویشیوں کو گڑھے کھود کر مٹی میں دبا دیا۔ خدام نے یہ کام اس قدر محنت اور جانفشانی سے انجام دیا۔ کہ وہ افسران جو موقع پر موجود تھے۔ خدام کی کارکردگی سے بہت متاثر ہوئے۔ اور ان میں سے بعض نے خدام کو خوشنودی کے سرٹیفکیٹ عطا کئے۔ خدام کی دوسری پارٹیوں نے حکومت کی طرف سے فراہم کردہ دو دیگ چاول ڈیرہ سہیاں موضع کلہ اور موضع نبی پور کے بے کس سینکڑوں افراد میں تقسیم کئے۔ نیز اڑھائی سو افراد کو کیمپ میں روٹی تقسیم کی گئی۔ ہیڈ پر آئی ہوئی لبسوں میں پانی پلانے کا کام آج بھی جاری رہا۔ چنانچہ قریباً ساٹھ لبسوں کے مسافروں کو پانی پلایا گیا۔ اس کے علاوہ خدام کی ایک اور پارٹی نے پکی سڑک پر ۵ فٹ لمبے ½۱ فٹ چوڑے اور ایک فٹ گہرے گڑھے کو پُر کیا۔ تاکہ اس پر سے لاریاں وغیرہ بآسانی گزر سکیں۔

شیخوپورہ کیمپ نمبر ۲ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء

کیمپ نمبر ۲ میں کام کرنے والے خدام کی چار پارٹیاں مختلف اطراف میں بھیجی گئیں۔ پہلی پارٹی نے قریشی کا ٹھٹھہ میں ۳۵ افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ نیز وہاں کے باشندوں میں کھانے پینے کی خشک اشیاء تقسیم کیں۔ باقی پارٹیوں نے موضع سلہو کے۔ گھڈیاں والا اور قریشی کا ٹھٹھہ کے باشندوں میں پکا ہوا کھانا تقسیم کیا۔ اس کیمپ کے خدام نے بھی اپنے علاقہ میں لاہور جانے والی سڑک پر چھ مرے ہوئے مویشی زمین میں دفن کئے۔ اس طرح نہر اپر چناب سے لے کر منڈھیالی تک قریباً سب کے سب مردہ مویشی دبا دیئے گئے۔ جن کی کل تعداد چودہ ہے۔

شیخوپورہ کیمپ نمبر ۱ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۵ء

آج صبح ربوہ سے دوسری پارٹی جو ۲۸ افراد پر مشتمل ہے۔ تعلیم الاسلام کالج کے چوہدری فضل داد صاحب کی قیادت میں یہاں پہنچ گئی ہے۔ ان کے پہنچنے کے معاً بعد پہلی پارٹی میں سے ۱۸ خدام واپس بھیج دیئے گئے۔ آج بھی حسب دستور حکومت کی طرف سے فراہم کردہ چاولوں کی چار دیگیں یہاں اتاری گئیں۔ یہ کھانا ان کثیر التعداد سیلاب زدگان میں تقسیم کیا گیا۔ جن کے مکانات اور جھونپڑے سیلاب کی نذر ہوچکے ہیں۔ اور وہ کئی دنوں سے پل پر پناہ گزیں ہیں۔ چھ خدام حسب سابق پل پر رکی ہوئی لبسوں کے مسافروں کو پانی پلاتے رہے۔ انہوں نے قریباً ڈیڑھ ہزار مسافروں کو پانی پلایا۔

شیخوپورہ کیمپ نمبر ۲ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۵ء

آج بھی طبی امداد اور خوراک مہیا کرنے والی امدادی

(باقی صفحہ ۸ پر)

تاجروں اور صناعوں کیلئے مرکز میں کام کرنیکا نادر موقعہ

ربوہ میں صنعتوں وغیرہ کے متعلق پہلے یہ طریق تھا کہ صدر انجمن احمدیہ کوشش کرتی تھی کہ صنعتوں میں اپنا حصّہ رکھے۔ لیکن اب اگر مخلص احمدی صناع یہاں کوئی صنعت شروع کرنا چاہیں تو ان کو اس کی اجازت دی جائے گی۔ بشرطیکہ وہ اپنی صنعت میں نیک آدمی بطور لیبر لگائیں جو اچھے شہری ہوں۔

اس سلسلہ میں صدر انجمن احمدیہ مناسب سہولتیں بھی بہم پہنچائے گی۔ مثلاً کارخانہ کی عمارت وغیرہ کے لئے زمین ربوہ کی قیمتوں کے لحاظ سے نسبتاً سستے داموں دے گی۔ —— خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں۔ بلکہ مخلص احباب کا فرض ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ کریں تاکہ ربوہ کی آبادی کی صورت پیدا ہو۔ خصوصاً کپڑا بُننے والے لوگ اور مستری جو لیتھوں (Lathe) وغیرہ کا کام کرتے ہیں جلد توجہ کریں۔ یہ ثواب کا ثواب ہے اور فائدہ کا فائدہ۔ قادیان میں جن لوگوں نے کارخانے جاری کئے تھے خدا تعالےٰ کے فضل سے انہوں نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا تھا۔

(قائمقام ناظر امور عامہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) بندہ کو خونی بواسیر کا عارضہ لاحق ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے شفاء عاجلہ اور صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین۔

ڈاکٹر دین محمد صوفی احمدیہ دارالشفاء گوجرانوالہ

(۲) میرا لڑکا بہت سخت بیمار ہے۔ اس کی صحت یابی کے لئے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ عبد الرحمٰن مہاجر احمدی

(۳) میرے والد رحمت اللہ صاحب بٹ ولد مولوی جان محمد صاحب ڈسکوی ڈیڑھ ماہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مثانہ کا اپریشن ہوا۔ استقرار ٹھیک ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ ظفر اللہ B.2 ٹیکسلا ہسپتال

(۴) میرے دو چھوٹے بھائی عبد السمیع اور عبد الرؤف کھانسی اور بخار سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جلدی صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ عبد الوہاب جماعت دسیم ربوہ

(۵) خاکسار ان دنوں مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ درویشان قادیان۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہر قسم کے ابتلا اور امتحانات سے محفوظ فرما کر بیش از بیش خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے آمین

محمد احمد عنایت اللہ ٹھیکیداران بنگلہ دولت رام حافظ آباد

(۶) میرے بڑے چچا صاحب ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت باعزّت بری فرمائے اور تمام عزیز و اقارب کو اس پریشانی سے نجات حاصل ہو آمین

عبد الشکور جانب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

(۷) محترمہ والدہ صاحبہ ظفر اللہ خانصاحب چودھری محلہ دارالرحمت شرقی چار یوم سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ عبد المومن کاٹھ گڑھی محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

چندہ تحریک جدید کی وصولی اور جماعتوں کا فرض

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا چندہ تحریک جدید کے بارہ میں ایک اہم اور نہایت ضروری ارشاد شائع ہوا تھا جو جماعتوں کو بھیج کر عرض کیا گیا تھا کہ یکم اکتوبر سے ۷ اکتوبر ۵۵ء تک چندہ تحریک جدید سال رواں اور بقایا کی وصولی پہ خاص زور دیا جائے۔ کیونکہ اس سال میں وصولی کی رفتار بہت گری ہوئی ہے نیز جماعتوں کو توجہ دلائی گئی تھی کہ اس ہفتہ کے دوران پوری کوشش کی جائے کہ چندہ تحریک جدید کی ادائیگی ۸۰٪ تک ہو جائے۔ مگر اس وقت تک اکثر جماعتوں کی طرف سے اس ہفتہ کا وصول شدہ روپیہ نہیں آیا۔ اور نہ ہی کوئی اطلاع آئی ہے۔ اس لئے عہدہ داران سے گذارش ہے کہ اس اعلان کے پڑھتے ہی وصول شدہ روپیہ ارسال فرمائیں۔ نیز جہانتک ممکن ہو اپنی کارگذاری کی رپورٹ سے بھی مطلع فرمائیں!

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

"Silk Cocoons Reeling"

یہ ٹریننگ کلاس ۱/۱۲/۵۵ سے جاری ہوگی۔ چھ ماہ کا کورس ہے۔ فیس ندارد۔ وظیفہ ۲۰/- روپے ماہوار۔ دوران ٹریننگ ٹرینڈ آدمی فیکٹری میں ۳/- روپے یومیہ کما سکتا ہے۔ شرائط کم از کم پرائمری پاس عمر ۱۷ تا ۳۰ درخواست مع مصدقہ نقل سرٹیفیکیٹ تعلیمی ۱۰/۱۱/۵۵ تک بنام

Superintendent Govt. Silk Filature and Throwing Factory, Murree Road Rawalpindi

طلب کی گئی ہے (وصول ۱۹/۱۰/۵۵) ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

پتہ جات مطلوب ہیں

(۱) شیخ قیصر علی صاحب پسر قاضی اصغر علی صاحب سکنہ میرٹھ شہر بھارت سے پاکستان تشریف لے آئے ہیں ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

(۲) میاں احمد علی خاں پسر میاں قاسم علی خاں رامپوری جو کہ ۱۴ ایبٹ روڈ ریکروٹنگ ایریا لاہور ملازم تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو آگاہ فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

(۳) میاں اسلم وحید صاحب بی۔اے سٹوڈنٹ جو کہ پہلے ۱۲۰ ریواز ہوسٹل اسلامیہ کالج لاہور میں تھے اور میاں شمس الباری صاحب معرفت محمد ابراہیم اینڈ کمپنی رحمت بلڈنگ صدر گھاٹ چٹاگانگ کے موجودہ ایڈریس مطلوب ہیں۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں (ناظر بیت المال)

ایک نئی مہم

احباب جماعت اپنے قومی اخبار کی اشاعت کو پانچ ہزار تک پہنچانے کے لئے ایک نئی مہم شروع کردیں اور جلسہ سالانہ تک اس کی اشاعت پانچ ہزار تک پہنچا دیں۔ یہ کوئی مشکل مہم نہیں۔ صرف احباب کی توجہ کی ضرورت ہے۔

قائمقام مینیجر روزنامہ الفضل

انگریزی دان استاد کی ضرورت

جامعۃ المبشرین میں ایف۔اے اور بی۔اے کلاس کے طلبہ کی انگریزی تعلیم کے لئے ایک اچھے اور محنتی استاد کی فوری ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ اصحاب بھی درخواست بھیج سکتے ہیں۔ (پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد شیخ مولا بخش صاحب جو کہ صحابہؓ میں سے تھے مورخہ ۹/۱۰/۵۵ کو بوقت ساڑھے سات بجے برضاء الٰہی فوت ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومؓ کو بلندی درجات عطا فرمائے آمین (خدا بخش آڑھتی سرگودھا)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

مبلغ امریکہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر احمد نگر میں

مورخہ ۱۵ اکتوبر ۵۵ء کو زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر ایک جلسہ عام بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم مولانا ابو العطا صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین منعقد کیا گیا جس میں اطفال و انصار کے علاوہ غیر احمدی احباب نے بھی حصہ لیا۔

صاحب صدر نے اپنی تعارفی تقریر میں تبلیغ حق کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے اندرونی اختلافات کوئی حقیقت نہیں رکھتے ان کو ہم گھر بیٹھ کر صلح و آشتی سے حل کر سکتے ہیں۔ مگر ہم سب مسلمانوں پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ ہم متحد ہو کر غیر مسلموں کو کلمۂ حق پہنچائیں۔

بعد ازاں مکرم خلیل احمد صاحب ناصر نے کلموا الناس علی قدر عقولھم کے ماتحت نہایت ہی سلیس اور دلچسپ پیرائے میں امریکہ کے جغرافیائی حالات بیان فرمائے۔ بعد ازاں چوہدری صاحب موصوف نے اپنی تبلیغی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے بڑی روک ہمارے کام میں وہاں کے ہمارے مسلم بھائیوں کی عملی حالت ہے جس کی موجودگی میں ہم کو اسلام کی برتری ثابت کرنے میں بہت ہی مشکل پیش آتی ہے آپ نے تبلیغ کے ساتھ عملی نمونہ کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کو روزمرہ کی زندگی میں اپنانا موجودہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ آخر میں دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

محمد عیسےٰ جنرل سیکرٹری قیادت خدام الاحمدیہ احمد نگر

باندھی (سندھ) میں جماعت احمدیہ کا اجلاس

مورخہ ۱۶ اکتوبر بروز اتوار باندھی سندھ میں جماعت کا اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر پراونشل انجمن احمدیہ سندھ نے سرانجام دئیے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ ان کے بعد مکرمی حاجی عبد الرحمٰن صاحب نے دو ٹریکٹ سندھی زبان میں پڑھ کر سنائے جن میں سے ایک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق اور محبت بیان کیا گیا ہے اور دوسرے میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن پاک کی اشاعت کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ بعد ازاں مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب چیف برز سندھ سیمنٹ ورکس روہڑی نے تقریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو پرکھنے کے لئے قرآن کریم سے دلائل بیان فرمائے۔ ان کے بعد مولانا محمد احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ اور سلسلہ احمدیہ کے عقائد نہایت سلیس رنگ میں بیان فرمائے اور پھر بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اس غرض کے لئے مبعوث فرمایا کہ تا شریعت محمدیہ کو دنیا میں قائم کیا جائے اور اسلام کا بلند ترین جھنڈا دنیا میں گاڑا جائے آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خارق عادت نشانات کے ساتھ اسلام کو زندہ مذہب قرآن کریم کو زندہ کتاب اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول ثابت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالےٰ اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق سے معمور تھا۔ آپ کی تقریر سندھی زبان میں تھی۔ بالآخر جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ حاضرین نے تمام تقاریر کو پوری توجہ اور دلچسپی سے سنا۔

خدام الاحمدیہ باندھی نے اجلاس کو کامیاب بنانے میں ہر رنگ میں کوشش کی فجزاھم اللّٰہ

(حسن الجنا لد) (سیکرٹری جماعت احمدیہ باندھی سندھ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ سردست ملتوی کر دیا گیا

سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں چونکہ اراکین خدام الاحمدیہ مصروف ہیں اس لئے سردست اجتماع ملتوی کر دیا گیا ہے۔ معین تاریخوں کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔

جملہ مجالس اپنے اپنے مقام پر سیلاب زدگان کی امداد کا کام پورے طور پر جاری رکھیں۔ جو مقامات سیلاب سے محفوظ رہے ہیں وہاں کے احباب کو شکرانہ کے طور پر مصیبت زدگان کی ہر طرح مدد کرنی چاہئے۔ مجالس پارچات اور نقدی جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں تا مستحق لوگوں میں جلد از جلد تقسیم کی جا سکے۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عورتوں سے حسنِ سلوک اور نیکی کے ساتھ معاشرت

اسلام نے عورتوں سے نہایت درجہ حسن سلوک اور نیکی کے ساتھ معاشرت کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے وعاشروھن بالمعروف۔ کہ اے لوگو عورتوں سے حسن معاشرت سے پیش آؤ۔ اور حدیث شریف میں ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ کہ تم میں سے بہتر اور صاحب اخلاق وہ شخص ہے۔ جو اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرتا ہے۔

ایک دوسرے موقع پر قرآن کریم فرماتا ہے۔ لتسکنوا الیھا الخ۔ کہ عورت سے نکاح آرام و راحت دوستی اور رحمت کا موجب ہوتا ہے۔ مگر بعض ایسے لوگ بھی ہیں کہ نکاح کر کے نہ تو بساتے ہیں اور نہ طلاق دیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"طلاق کی اجازت پر اگر یہ لوگ عمل کرتے۔ تو عورتوں پر یہ ظلم و ستم نہ ہوتا۔ میں نے دنیا بھر میں مکہ ایک ایسا شہر دیکھا۔ جہاں عورت کو ذرا بھی تکلیف ہو تو وہ قاضی کی عدالت میں چلی جاتی ہے۔ اسی وقت شوہر کو بلایا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ یا تو ابھی طلاق دو۔ یا آئندہ نیک سلوک کی ضمانت دو۔ دیکھو میں تمہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ عورتیں بہت ہی کمزور ہیں۔ تم ان مظلوموں پر رحم کرو۔ ان سے نیکی کے ساتھ معاشرت کرو۔" (درس القرآن صفحہ ۹)

نیز حضور آیت فامسکوھن بمعروف کے ماتحت فرماتے ہیں:

"اہلحدیث کے ایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ جو لوگ اپنی بیبیوں کو کالمعلقہ رکھتے ہیں نان و نفقہ نہیں دیتے۔ گھروں میں نہیں بساتے۔ ان میں قاضی تفریق کر دے۔"

(درس القرآن صفحہ ۹۵)

قرآن کریم اور اسلام کی اس تعلیم سے ظاہر ہے کہ نکاح اور شادی کے بعد عورت سے حسن سلوک اور نیک معاشرت ہونی چاہیئے لیکن اگر حالات ایسے ہو جائیں کہ طلاق جسے ابغض الحلال قرار دیا گیا ہے۔ کی نوبت آئے۔ تو پھر عورت کو روک رکھنا ظلم ہے کیونکہ یا تو عورت کو بسایا جائے یا مجبوری کی صورت میں طلاق دی جائے۔ لیکن معلقہ رکھنا تو نہایت درجہ معیوب ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے ارشاد فرمایا ہے۔

ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا

کہ اے لوگو تم عورتوں کو زیادتی اور دکھ دینے کے لئے مت روکو

احباب جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم اور اسلامی ہدایات سے واقفیت حاصل کریں کہ اسکے مطابق عمل کرنے سے گھر جنت بن جاتا ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

بقیہ صفحہ ۲ لیڈر

اجتناب کریں۔

والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا

تیسری بار

روزنامہ کوہستان کی محولہ بالا اشاعت میں "نشان راہ" کے زیر عنوان جناب مظہر الدین صاحب فرماتے ہیں:-

"حضورؐ نے مکتوبات لکھنے کا خیال ظاہر کیا تو حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا:۔

"یا رسول اللہ! بادشاہوں کا دستور ہے کہ وہ اس وقت تک کوئی مکتوب نہیں پڑھتے، جب تک اس پر مہر نہ ہو اور وہ ہی اسے معتبر سمجھتے ہیں"

سلمان فارسیؓ رضی اللہ عنہ کی تجویز سن کر رسول خدا علیہ السلام انگشتری بنانے کا حکم دے چکے تھے" (کوہستان ۱۰ اکتوبر ۵۵ء)

ہمیں امید ہے کہ مولانا مودودی صاحب اور اسلامی جماعت کے دوستوں کو اس سے معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ خط پر مہر کیوں لگائی جاتی ہے۔ کیا اسلئے کہ آئندہ کوئی خط نہیں لکھا جائیگا یا اس لئے کہ خط معتبر ہو جاتا ہے؟

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے — اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ام الالسنہ ہونے کا فخر صرف عربی زبان کو ہی حاصل ہے

تعلیم الاسلام کالج میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کا فاضلانہ لیکچر

ربوہ ۲۴ اکتوبر۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ نے کل عربی سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین کی صدارت میں ایک نہایت فاضلانہ لیکچر دیا جس میں آپ نے دو اور دو چار کی طرح حسابی صداقت کے طور پر اس امر کو نہایت خوبی سے واضح کیا کہ دنیا کی تمام زبانیں عربی زبان سے نکلی ہیں اور یہ کہ ام الالسنہ ہونے کا فخر صرف عربی زبان کو ہی حاصل ہے۔ عربی سوسائٹی کے زیر اہتمام یہ آپ کا دوسرا لیکچر تھا۔ آپ نے زبان کی ابتداء کے متعلق مغربی ماہرین کے مختلف نظریے بیان کرنے کے بعد اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں قرآنی نظریہ پیش کیا۔ اور پھر مختلف زبانوں کے الفاظ اور عربی الفاظ میں باہم مصدری مماثلت ثابت کرنے کے متعلق بعض معین اصولوں کی وضاحت کی اور پھر ان ناقابل تردید اصولوں کی روشنی میں مختلف زبانوں کے بیسیوں الفاظ پرکھ کر دکھائے اور ثابت کیا کہ یہ سب اور اسی قسم کے دوسرے الفاظ عربی مصادر سے ہی نکلے ہیں۔ صرف فرق اتنا ہے کہ مخصوص قوموں کی بعض طبعی مجبوریوں کے باعث یہ الفاظ صوتی لحاظ سے الگ الگ تلفظ اور لہجے میں ڈھل گئے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ کی تقریر کا عنوان ام الالسنہ کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "منن الرحمٰن" کا حسب ذیل فقرہ تھا: بعض قوموں کے افراد حروف ذ اور ض نہیں بول سکتے۔

چنانچہ دوران تقریر میں آپ نے اس امر کو خاص طور پر واضح فرمایا کہ وہ عربی مصادر جو ذ، ذ، ض اور ظ سے شروع ہوتے ہیں۔ ایسی تمام قوموں نے ان مصادر کو اپناتے وقت تلفظ اور لہجے کے اعتبار سے انہیں کیا شکل دی اور ان حروف کی بجائے اپنے ہاں کے حروف تہجی میں سے کونسے حروف کو اختیار کیا۔ اسبارے میں آپ نے ایسا کلیہ پیش فرمایا کہ جس کی روشنی میں دوسری زبانوں کے ایسے تمام الفاظ کا عربی مصادر سے ماخوذ ہونا اظہر من الشمس ہو گیا۔

یاد رہے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو کہ "عربی زبان ہی ام الالسنہ ہے" حسابی صداقت کے طور پر ثابت کرنے کے لئے گذشتہ نو سال سے ریسرچ کر رہے ہیں۔ آپ نے دنیا کی سات مختلف زبانوں کے لاکھوں الفاظ کو علم لسان کے بعض معین اصولوں کے تحت جن میں سے ہر اصول ایک قاعدہ کلیہ کا درجہ رکھتا ہے۔ پرکھا ہے۔ اور اس طرح ان کا عربی زبان سے ماخوذ ہونا ثابت کیا ہے۔ چنانچہ آپ سات زبانوں کی لغات کا مسودہ تیار کر چکے ہیں۔

آخر میں صاحب صدر نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کارنامے پر روشنی ڈالی کہ آپ نے (۴) اپنی کتاب "منن الرحمٰن" میں پوری تحدی کے ساتھ دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش فرمایا کہ "عربی زبان ہی ام الالسنہ ہے"۔ نیز حضورؑ نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ دنیا اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ آپ نے کہا محترم شیخ صاحب مستحق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اس میدان میں تن تنہا نہایت دلجمعی و عرق ریزی کے ساتھ عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق ایسے تائیدی ثبوت بہم پہنچائے ہیں کہ جو حسابی صداقت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس ریسرچ کے ذریعہ انہوں نے ایک بیش بہا خدمت سرانجام دی ہے۔ آخر میں آپ نے احمدی نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ علمی ریسرچ کے میدان میں جن بنیادوں پر ان کے بزرگ کام کر رہے ہیں انہی بنیادوں پر وہ بھی کام کریں اور علمی لحاظ سے ایسے کارنامے سرانجام دیں کہ جو ہر لحاظ سے دینوں اور دنیوں کے لئے قابل فخر ہوں۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد یہ مبارک تقریب جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا تھا۔ دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں!

اپنے علاقہ کے صناعوں کو ربوہ میں آباد ہونے کی تحریک کر کے جلد رپورٹ بھجوائیں

قبل ازیں بذریعہ الفضل جملہ قائدین کو ہدایت کی جا چکی ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے صناعوں کی ایک مکمل فہرست معہ مکمل کوائف تیار کر کے دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں بھجوا دیں اور انہیں تحریک کریں کہ وہ اپنی گھریلو صنعتیں ربوہ میں شروع کریں۔ اب دوبارہ اس بارہ میں تاکید کی جاتی ہے کہ فہرستیں جلد تر بھجوائیں اور کاریگروں کو بار بار تحریک کریں کہ وہ ربوہ میں آکر نظارت امور عامہ سے اجازت حاصل کر کے اپنا کام شروع کریں۔ اس مقصد کے لئے مرکزی طور پر انہیں انشاء اللہ تعالیٰ ممکن سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ یہ کام نہایت اہم اور ضروری ہے۔ اس طرف فوری توجہ کی جائے۔

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی امدادی مساعی

(بقیہ صفحہ ۸)

پارٹیاں مقررہ مہاجر بستیوں میں مصروف کار رہیں حسب معمول وسیع پیمانے پر کھانے کی تقسیم کے علاوہ مردہ مویشیوں کو زمین میں دبانے کا کام آج بھی جاری رہا۔ چنانچہ خدام کی ایک پارٹی نے منڈی میاں سے آگے بیگم کوٹ تک پکی سڑک کے اردگرد پندرہ مردہ مویشی زمین میں دبائے۔ پانی کی قلت کے باوجود سڑک پر سے گذرنے والے ایک ہزار سے زائد مسافروں کو ٹھنڈا پانی پلایا گیا اور رات کو ٹھہرنے والے مسافروں کو ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا۔ اس کے علاوہ خدام نے بوریوں سے لدے ہوئے گدھوں کو پانی سے ڈھکی ہوئی سڑک کو عبور کرنے میں مدد دی۔ اور تقریباً تمام کی تمام بوریاں اپنے کندھوں پر اٹھا کر پہنچائیں۔

اعلان نکاح

برادرم راجہ محمد اشرف خاں صاحب جنجوعہ ابن راجہ نور الدین صاحب ڈنگوی کا نکاح عزیزہ صفیہ بیگم بنت مکرمی ڈاکٹر محمود احمد صاحب سرگودھا کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے ۲۱-۱۰-۵۵ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

محمد حسین باجوہ آر۔ ایس۔ ایم
محلہ دارالرحمت ربوہ

چیکوسلواکیہ سے اسلحہ مصر پہنچنا شروع ہو گیا

قاہرہ ۲۴ اکتوبر۔ آج کل اسکندریہ کی بندرگاہ میں چیکوسلواکیہ کے اسلحہ سے لدے ہوئے چھ کمیونسٹ جہازوں سے سامان اتارا جا رہا ہے۔ اس سامان میں بڑی بڑی پیٹیاں بھی شامل ہیں جن میں غالباً ٹینک اور موٹر گاڑیاں وغیرہ ہیں۔ اسکندریہ کی بندرگاہ اور اس کے قرب و جوار کے علاقے کو فوجی علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔ ادھر معلوم ہوا ہے کہ ۰۰۰،۷۰،۲۴ ٹن مصری چاول ان جہازوں میں لادنے کے لئے تیار پڑا ہے۔